

قومی نصاب ۲۳-۲۰۲۲ء کے مطابق

مطالعہ پاکستان

برائے جماعت دہم

سپلیمنٹری ریڈنگ میٹریل



نیشنل بک فاؤنڈیشن
بطور

وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد

© 2025 میٹشل بک فاؤنڈیشن بھلور وفاق ٹیکسٹ بک بورڈ

اس اشاعت کے تمام حقوق محفوظ ہیں۔ اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ بغیر مجوز اشاعت تک کاغذ پیش کی تحریری اجازت کے کسی بھی شکل یا طریقے سے، خود لکھ، یا کمپیوٹر، یا فوٹو کاپی، یا ریکارڈنگ، یا کوئی اور طریقہ پر، یا ہارڈ کاپ، یا دیگر ذریعہ بغیر مجوز اشاعت تک، بغیر ہر اجازت کے، نقل یا تقسیم، سختی سے ممنوع ہے اور قانونی کارروائی کا سبب بن سکتی ہے۔

پایستہ ریڈنگ میز

مطالعہ پاکستان برائے جماعت دہم

(قومی نصاب 23-2022 کے مطابق)

مستوفین

طاہر محمود (منتظم و مصنف)

جلیل بن عزیز، حفصہ النحر (شریک مصنفین)

مترجم: کبیل بن مزین، طاب محمود

معاد فہم: اسم نواز (نواز)

نگران دی سب میٹل بک فاؤنڈیشن

۱۱) اگر کامران جہانگیر، فیض آباد اور یکنہ، فیض آباد و فیض آباد

انچارج ور سی کتب میٹل بجک فاؤنڈیشن

مفتی محمد رفیع الدین صاحب

یہ کتاب پاکستان میں پرنٹ کی گئی ہے

اشاعت اول۔ قیمت اول: مارچ 2025 صفحات: 142 قلم: 89,500/-

قیمت: 230/522-51U، قلمی نسخہ: 4-1788-37-969-978

طبع: فی آئی پبلیشرز، لاہور

پیشکش: پاکستانی نوجوانوں کے لیے معلومات کے لیے رابطہ کیجئے: www.nbf.org.pk یا info@nbf.org.pk

آپ ہمیں 051 9261125 نمبر پر فون یا ای میل books@cnbf.org.pk کے ذریعے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

اس کتاب کے بارے میں اپنی رائے دینے کے لیے nbtextbooks@gmail.com یا textbooks@smc.gov.pk پر ای میل کیجیے۔

نوٹ: اس کتاب میں شامل تمام تصاویر، آراء و مذاہب، نظریات و افہام و صرف تعلیمی اور تحقیقی مقاصد کے لیے ہیں، جو عوامی مفاد کے لیے خاکہ کے مندرجہ۔

اس دور کی کتاب میں استعمال ہونے والے پاکستان کے منظر شد و نقشہ پنجاب، بریوٹرم اینڈ ٹیکسٹ پب۔ راقی ویب سائٹ

¹ <https://pctb.punjab.gov.pk/node/184>

اور قومی نصاب و نسل کی ویب سائٹ

<https://ncc.gov.pk/Detail/YjJmOGRIMzQlYjE4MS00ZDE1LWExNWltYmE2NzlyYTY4MDk1>

تے نہ کہے تھے۔

پیش لفظ

مطالعہ پاکستان کی دسویں جماعت کی کتاب قومی نصاب ۲۰۲۲-۲۰۲۳ کے مطابق نیشنل بک فاؤنڈیشن (NBF) کے زیر اہتمام تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب کا مقصد طلبہ میں منطقی سوچ کو فروغ دے کر ان کی سیکھنے کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا اور گزشتہ جماعتوں کے حاصل کردہ علم کی بنیاد پر تدریجی طور پر اعلیٰ سطح کی سوچ کو فروغ دینا ہے۔ تجرباتی مہارت پر زور دینے کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ جو تصورات اور طریقے متعارف کرائے گئے ہیں ان کا حقیقی زندگی سے تعلق پیدا کیا جائے۔ اس طریقہ کار کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ کے سیکھنے کی رفتار میں اضافہ کرتے ہوئے انھیں روزمرہ کے مسائل حل کرنے کے قابل بنایا جائے اور وہ ان تصورات کی بنیاد کو مکمل طور پر سمجھ لیں جو اگلی جماعتوں میں مددگار ثابت ہوں گے۔

ماہر اور تجربہ کار مصنفین کی کوششوں کے بعد اس کتاب کے جائزے کا اہتمام کیا گیا اور پیشہ ورانہ ماہرین تعلیم کی جانب سے تفصیلی جائزے کے بعد اس کتاب کو حتمی ترتیب دی گئی۔ کوشش کی گئی ہے کہ مواد کو طلبہ کے لیے آسان اور دلچسپ انداز میں پیش کیا جائے تاکہ وہ مفاہیم کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن کا ادارہ ہمیشہ اپنی کتابوں کے معیار میں بہتری لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کتاب میں ایک بہتر ڈیزائن، تصاویر اور حقیقی زندگی سے متعلق دلچسپ سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں تاکہ اسے نوجوان طلبہ کے لیے پرکشش بنایا جاسکے۔ تاہم بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے اور طلبہ، اساتذہ اور دیگر ماہرین کی تجاویز اور آراء کا خیر مقدم کیا جاتا ہے تاکہ اس کتاب کے آئندہ ایڈیشنز کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے اور ہماری مدد فرمائے (آمین)۔

ڈاکٹر کامران جہانگیر

منیجنگ ڈائریکٹر

مطالعہ پاکستان کی اہمیت

مطالعہ پاکستان کا مضمون طلبہ کو پاکستان کی ثقافت، تاریخ، جغرافیہ، حکمرانی، اور عالمی حیثیت کے بارے میں گہری تفہیم حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے جس سے انہیں معاشرتی زندگی میں موثر طور پر شریک ہونے اور معنی خیز طریقے سے آگے بڑھنے کے لیے ضروری علم فراہم ہوتا ہے۔ یہ ملک و قوم سے محبت اور شناخت کا احساس پیدا کرتا ہے جو طلبہ کو باخبر اور ذمہ دار شہری بننے کے لیے تیار کرتا ہے جو آگے چل کر اپنے ملک کی ترقی میں مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان کے معاشرتی اور ثقافتی پہلوؤں کے بارے میں مطالعہ کرتے ہوئے طلبہ ان روایات، زبانوں اور عادات کو سمجھنا سیکھتے ہیں جو ایک قوم کی تشکیل کرتی ہیں۔ تفریح اور کھیلوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لے کر طلبہ جسمانی صحت، ٹیم ورک اور نظم و ضبط کی اہمیت کو فرد اور قومی ترقی کے پس منظر میں سمجھتے ہیں۔ یہ سمجھنا کہ کھیل کس طرح مختلف افراد اور معاشروں کو یکجا کرتے ہیں اور ملک کو بین الاقوامی سطح پر شناخت فراہم کرتے ہیں۔ کھیل فخر کا احساس پیدا کرتے ہیں اور ذاتی نشوونما کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

آئین سازی کا مطالعہ طلبہ کو ملک کے قانونی اور حکومتی ڈھانچوں سے آگاہ کرتا ہے جس سے انہیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے شہری ہونے کے ناطے اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں علم حاصل ہوتا ہے۔ یہ بنیادی تفہیم فعال شہری شرکت کو فروغ دیتی ہے اور قانون کی حکمرانی اور جمہوریت کے احترام کو پروان چڑھاتی ہے۔

شہریت اور پائیدار معاشرتی ترقی پر زور دیتے ہوئے مطالعہ پاکستان ماحولیات کے تحفظ اور سماجی انصاف کے لیے ذمہ داری کا مضبوط احساس پیدا کرتا ہے جو ملکی مستقبل کی خوشحالی کے لیے پائیداری کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ جب طلبہ اپنی شہری ذمہ داریوں کے بارے میں سیکھتے ہیں تو وہ شہری شرکت اور ذمہ دار رویوں کے ذریعے اپنے کردار کے بارے میں بہتر آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی اور دوسرے ممالک کے ساتھ اس کے تعلقات کا مطالعہ طلبہ کو عالمی تعلقات کے متعلق وسیع نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔ یہ انہیں سفارتکاری اور عالمی تعاون کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے اور انہیں یہ دکھاتا ہے کہ عالمی واقعات کس طرح ملکی پالیسیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ علم آج کی دنیا میں بہت ضروری ہے جو آپس میں جڑی ہوئی ہے جہاں پاکستان کا عالمی تنظیموں میں کردار امن، ترقی اور انسان دوست کوششوں کو فروغ دینے میں اہمیت کا حامل ہے۔

مطالعہ پاکستان صرف ایک مضمون نہیں ہے بلکہ طلبہ کو پاکستان کو بہتر طور پر سمجھنے، اس کے چیلنجز اور عالمی حیثیت کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس مضمون کا مطالعہ کر کے طلبہ نہ صرف علم حاصل کرتے ہیں بلکہ وہ مہارتیں اور اقدار بھی سیکھتے ہیں جو نہ صرف انہیں باخبر اور ذمہ دار شہری بنانے کے لیے ضروری ہیں بلکہ قومی ترقی اور عالمی کمیونٹی میں اپنا کردار ادا کرنے میں بھی مدد و دگر ثابت ہوتی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

فہرست مضامین

حصہ اوّل: پاکستان کا ثقافتی تنوع

06	 باب اول: پاکستانی معاشرہ اور ثقافت
24	 باب دوم: تفریحی سرگرمیاں - کھیل

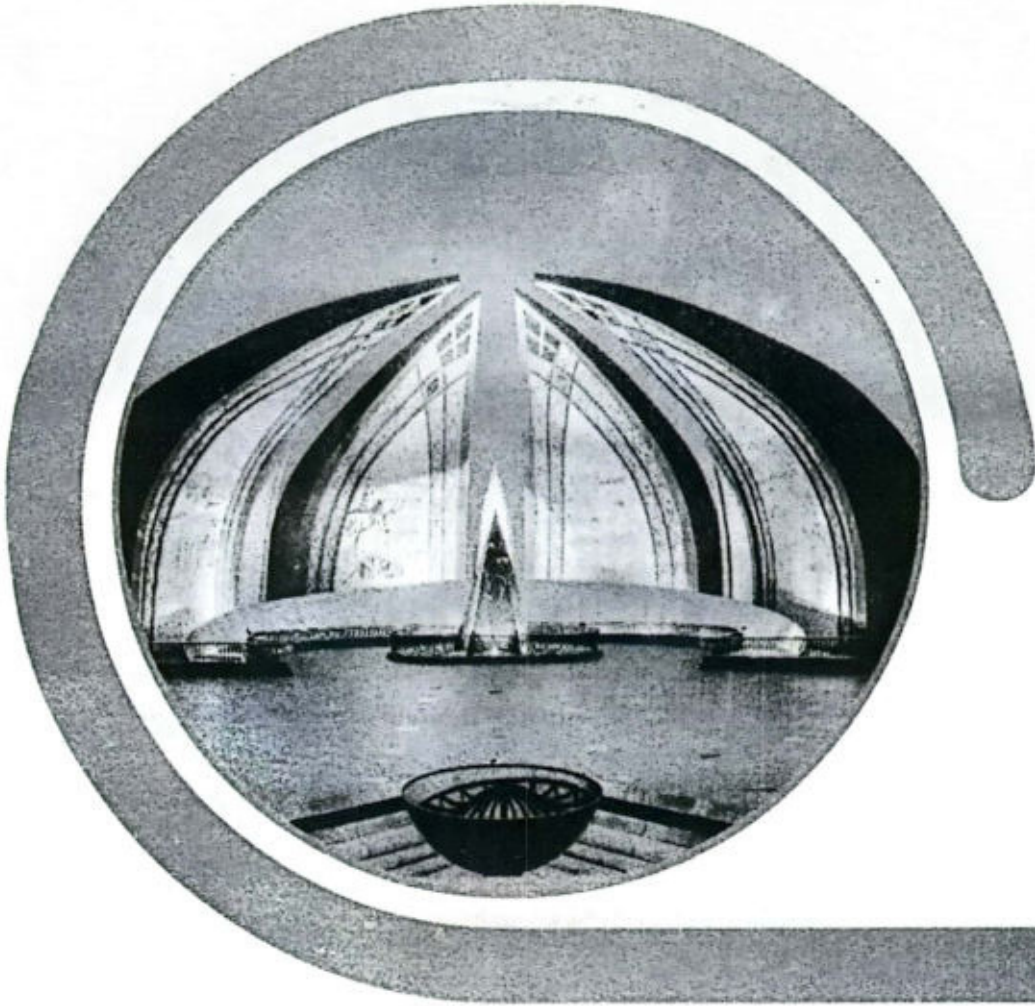
حصہ دوم: آئین پاکستان

39	 باب سوم: آئین سازی
63	 باب چہارم: شہریت اور پائیدار معاشرت

حصہ سوم: پاکستان اور بین الاقوامی امور

90	 باب پنجم: خارجہ پالیسی
116	 باب ششم: پاکستان اور بین الاقوامی تنظیمیں

حصہ اول: پاکستان کا ثقافتی تنوع



باب اول: پاکستانی معاشرہ اور ثقافت

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- تحقیق کر سکیں کہ مختلف ثقافتی عناصر / اجزاء کس طرح ایک معاشرتی نوع کی ترویج یا تہدیلی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- ملک میں بولی جانے والی مختلف زبانوں اور لہجوں کے قومی اتحاد اور یکجہلیت پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- پاکستان کی ادبی تاریخ میں لوک کہانیوں اور ڈرامے کی ابتدا اور نشو و نما کا تجزیہ کر سکیں۔
- علاقائی ثقافتوں کے حوالے سے قومی یکجہلیت کا جائزہ لے سکیں اور پاکستان کی معاشرتی اور ثقافتی حیثیت پر عالمگیریت کے اثرات کا تجزیہ کر سکیں۔
- پاکستانی معاشرتی ترقی کا تجزیہ کر سکیں اور اس کے معاشرتی حرکیات کے مختلف پہلوؤں اور اثرات پر غور کر سکیں جن میں خواتین کا مقام، جاگیر دارانہ نظام اور قابلیت شامل ہیں۔
- سماجی سطح بندی کی خصوصیات اور کلیدی تصورات کا تجزیہ کر سکیں اور یہ دیکھیں کہ یہ کس طرح افراد اور معاشرے دونوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور معاشرتی عدم مساوات کا سبب بنتی ہے۔
- پاکستان کے متنوع خطوں میں قابل ذکر صوفی سلسلوں کے اثرات کا تجزیہ کر سکیں تاکہ ان کی تعلیمات میں مشترک اصولوں کو اجاگر کیا جاسکے اور یہ دیکھ سکیں کہ کس طرح یہ سلسلے پاکستانی معاشرتی اور ثقافتی زندگی میں ایک مربوط روحانی عنصر بن گئے ہیں۔

ثقافت

ثقافت خیالات، روایات، اقدار، علامات، زبان اور دیگر عوامل کا ایسا مجموعہ ہے جو ایک گروہ کے افراد کے ذریعے اگلی نسل کو منتقل ہوتا ہے۔ اس میں افراد کے درمیان باہمی تعامل، روابط اور ان کے ماحول کے متعلق تاثرات بھی شامل ہوتے ہیں۔ ثقافت سماجی رویوں کی تشکیل کرتی ہے۔ یہ ایک منفرد شناخت اور سماج میں تعلق کا احساس بھی پیدا کرتی ہے۔ اس میں نہ صرف غیر مادی عوامل جیسے روایات، رسومات اور سماجی روایات بلکہ مادی اشیاء جیسے فنون، عمارتیں اور لباس بھی شامل ہوتے ہیں۔ ثقافتی خصوصیات نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو جاتی ہیں تاہم یہ ان خصوصیات کو برقرار رکھتی ہیں جو اس گروہ کی انفرادی خصوصیات کا حصہ ہوتی ہیں۔

پاکستان کا ثقافتی تنوع

پاکستان اپنی مختلف نسلی، لسانی اور مذہبی اکائیوں کے امتزاج سے ثقافتی تنوع کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے۔ پنجابی، سندھی، پشتون، بلوچ اور بہت سے دیگر نسلی گروہ یہاں رہتے ہیں، جن میں سے ہر ایک منفرد رسم و رواج، لہجوں اور روایات کی عکاسی کرتا ہے۔ پاکستان کا لسانی پس منظر بھی بہت متنوع ہے۔ یہاں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں جن میں اردو، پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی شامل ہیں۔ اگرچہ ہندو، مسیحی، سکھ اور دیگر اقلیتی گروہ بھی ملک کی ثقافت میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں لیکن مذہبی پہلو بیشتر اسلامی ہی ہے۔ مختلف تہواروں، موسیقی، رقص اور کھانوں کے ذریعے منایا جانے والا یہ تنوع ملک بھر میں پائی جانے والی انفرادیت اور مشترکہ شناختوں کی عکاسی کرتا ہے۔ مختلف ثقافتی پہلوؤں کا یہ باہمی تعامل نہ صرف پاکستان کے سماجی ڈھانچے کو مضبوط کرتا ہے بلکہ اس کی متنوع وراثت کے لیے احترام میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

نئے افق تلاش کریں

پاکستان لسانی اعتبار سے دنیا کے سب سے زیادہ متنوع ممالک میں سے ایک ہے جہاں 70 سے زیادہ زبانیں اور متعدد بولیاں بولی جاتی ہیں۔ یہ لسانی اعتبار سے ایک شاندار گلدستہ ہے۔ پاکستان کی ہر زبان منفرد روایات، رسم و رواج اور تاریخی پس منظر کی نمائندگی کرتی ہے۔ پاکستان کے مختلف حصوں میں بولی جانے والی زبانوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔

ثقافت کے اجزاء

کسی معاشرے میں ثقافتی تنوع مختلف ثقافتی اجزاء اور عناصر کے ذریعے تشکیل پاتا ہے جو یا تو ایک بھرپور اور شمولیاتی ماحول کو فروغ دے سکتے ہیں یا معاشرے میں فرق اور تقسیم کا باعث بن سکتے ہیں۔ ایک ہم آہنگ اور متحرک معاشرے کو فروغ دینے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ یہ عناصر ثقافتی تنوع پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔

زبان اور مواصلات

زبان ایک بنیادی ثقافتی جزو ہے جو ثقافتی تنوع پر اثر انداز ہوتی ہے۔ پاکستان جیسے کثیراللسانی معاشرے جہاں مختلف زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہیں ثقافتی تنوع کو

فروغ دیے ہیں کیونکہ یہ مختلف لسانی روایات کو محفوظ رکھتے ہیں اور مختلف نسلی گروہوں کے درمیان باہمی احترام اور سمجھ بوجھ کو فروغ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اردو کے ساتھ ساتھ علاقائی زبانوں جیسے پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، براہوی، سریلنگی، ہندکو وغیرہ کو محفوظ کرنا، ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے اور گروہ کے اندر ایک دوسرے کو سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے۔

لسانی اختلافات کو اگر مؤثر طریقے سے نہ سمجھا جائے تو یہ باہمی تعلقات اور یکجہتی میں رکاوٹیں پیدا کر سکتے ہیں۔ اس سے غلط فہمیاں جنم لے سکتی ہیں جس کے نتیجے میں سماجی تقسیم میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ دو لسانی یا کثیر اللسانی تعلیم کو فروغ دینا اس تقسیم کے خاتمے اور ثقافتی تبادلے میں اضافہ کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

مذہب اور عقیدہ

مذہب ثقافتی شناختوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور معاشرتی ہم آہنگی کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔ پاکستان میں اسلام کے ماننے والے اکثریت میں ہیں اور اسلامی اصول سماجی روایات اور اقدار کی رہنمائی کرتے ہیں۔ تاہم مذہبی اقلیتوں جیسے مسیحی، ہندو اور سکھوں کی موجودگی ملک کے ثقافتی تنوع میں اضافہ کرتی ہے۔ مختلف مذاہب کے تہوار، رسومات، اور روایات ثقافتی منظر نامے کو مزید متنوع بناتے ہیں اور شمولیت اور باہمی احترام کو فروغ دیتے ہیں۔ مختلف مذہبی اکائیوں کے درمیان ہم آہنگی اور سمجھ بوجھ کو فروغ دینے کے لیے بین المذاہب مکالمے اور جامع پالیسیاں ضروری ہیں۔

فن اور موسیقی

فن اور موسیقی ثقافتی شناخت اور تنوع کے اظہار کے اہم اجزاء ہیں۔ پاکستان کا شاندار ثقافتی ورثہ کلاسیکی موسیقی کی مختلف شکلوں جیسے قوالی اور غزلیں، دراہیتی رقص جیسے بھنگڑا اور اتترا اور متنوع بھری فنون پر مشتمل ہے۔ یہ ثقافتی اظہار ملک کے عظیم ورثے کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور مشترکہ ثقافتی تجربات کے ذریعے لوگوں کو اکٹھا بھی کرتا ہے۔ قومی تہواروں اور ثقافتی تبادلے کو فروغ دینا ان مختلف روایات کو یکجا کرنے میں مدد دے سکتا ہے جس سے ایک بھرپور اور ہم آہنگ قومی شناخت تشکیل پاتی ہے۔



نئے افق تلاش کریں

پاکستان کے کیلاش قبیلے کے لوگ ایک منفرد اور شاندار تہوار چلم جوشی مناتے ہیں۔ یہ تہوار خیبر پختونخوا کے ضلع چترال کی وادیوں میں منایا جاتا ہے جو موسم بہار کی آمد کی نشانی ہے۔ چلم جوشی سردیوں کے اختتام اور نئی زندگی کے آغاز کی علامت ہے۔ موسم سے متعلق ایسے ہی دیگر تہواروں کے بارے میں مزید جانیں۔

تہوار اور تقریبات

تہوار اور تقریبات ثقافت کے اہم جزو ہیں جو لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں۔ جشن بہاراں، بٹی میلہ، شندور فیستیول، عیدین، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

یوم آزادی جیسے تہوار ملک کے ثقافتی تنوع کو اجاگر کرتے ہیں اور مشترکہ تقریبات کے ذریعے اتحاد کو فروغ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ، بیساکھی، بھولی، کرسمس اور دیگر اہم مذاہب کے مقدس دن بھی ان مذاہب کے پیروکاروں کی جانب سے منائے جاتے ہیں۔ ملک گیر سطح پر علاقائی تہواروں میں شرکت کو فروغ دینا ثقافتی تفہیم اور یکجہتی میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔

ادب

ادب ثقافتی تنوع کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ یہ ثقافتی علم کو محفوظ رکھتا اور اگلی نسلوں میں منتقل کرتا ہے۔ پاکستانی قومی اور علاقائی زبانوں کا ادب ملک کے ثقافتی تنوع کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ ادبی میلوں اور کتابی نمائشوں کا بھی ایک اہم کردار ہے جو مختلف ثقافتی بیانیوں کا جشن مناتے ہیں۔ ایک جامع قومی شناخت کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ ادب ملک کے ثقافتی تنوع کی عکاسی کرے۔

پاکستان کا لسانی تنوع

پاکستان میں 70 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں جو اسے ایک لسانی تنوع سے بھرپور قوم بناتی ہیں۔ ہر زبان مختلف نسلی گروہوں سے جڑی ہوئی ہے۔ ان میں اہم زبانیں اردو بطور قومی اور رابطے کی زبان جبکہ پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، ملک کی ثقافت میں بہت سی علاقائی زبانیں بھی شامل ہیں جیسے سرایکی، ہندکو، براہوی، شینا، بلتی، کشمیری اور پہاڑی وغیرہ۔ یہ لسانی تنوع پاکستانیوں کو اپنے ثقافتی ورثے اور علاقائی شناختوں کی عکاسی کر کے فخر اور باہمی تعلق کا احساس دلانے میں مدد دیتا ہے۔

پاکستانی کھانے

پکوان اور کھانے ثقافتی تنوع کی عکاسی کا اہم عنصر ہوتے ہیں۔ پاکستانی خوراک کا منظر نامہ مختلف علاقائی کھانوں کے امتزاج سے ترتیب پاتا ہے، جن میں پنجابی، سندھی، بلوچی، پنجتون، کشمیری، گلگتی اور بلتی پکوان شامل ہیں۔ کھانے کے



تہوار اور باہمی تبادلے ثقافتی قدر و قیمت اور تفہیم کو فروغ دیتے ہیں اور ملک کے غذائی ورثے کو اجاگر کرتے ہیں۔ ثقافتی خوراک اور پکوانوں کے تہوار اور جشن منانے سے قومی اتحاد کو فروغ ملتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ثقافتی تنوع کے احترام میں اضافے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

زبانوں کے قومی اتحاد اور انضمام پر اثرات

لسانی تنوع پاکستانی ثقافت کی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔ مختلف زبانوں اور بولیوں کے درمیان تعامل ملک کے سماجی تانے بانے، مواصلات اور ہم آہنگی پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

ثقافتی ورثہ اور شناخت کا فروغ

زبانیں اور بولیاں ثقافتی ورثے اور شناخت کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پاکستان کے ہر لسانی گروہ کی اپنی مخصوص ثقافتی روایات اور رسم و رواج ہیں

جو وہ اپنی زبان کے ذریعے برقرار رکھتے ہیں۔ یہ تحفظ معاشرے کے اراکین میں فخر اور تعلق کا احساس پیدا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، سندھی ادب اور شاعری کی ایک طویل تاریخ ہے جو اب بھی زندہ ہے اور علاقائی شناخت اور ثقافتی تسلسل کو مضبوط کرتی ہے۔

قومی اتحاد کے لیے چیلنجز

لسانی تنوع کبھی کبھار قومی اتحاد کے لیے چیلنجز بھی پیدا کر سکتا ہے۔ زبان کے اختلافات باہمی رابطے میں رکاوٹیں بھی پیدا کر سکتے ہیں جس سے غلط فہمی اور سماجی تقسیم ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات لسانی تفریقیں علاقائیت اور نسلی تناؤ کو بڑھا دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر مشرقی پاکستان (جو اب بنگلہ دیش کہلاتا ہے) میں زبان کی تحریک نے لسانی گروپوں اور مرکزی حکومت کی زبان کی پالیسیوں کے درمیان گہرا تناؤ پیدا کر دیا۔ یہ تناؤ 1971 میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اہم عوامل میں سے ایک تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اردو کی ابتدا

مغلیہ دور کے دوران برصغیر میں مختلف لسانی اکائیوں کے درمیان رابطے کی سہولت فراہم کرنے کے لیے اردو نے باہمی رابطے کی زبان کے طور پر ترقی کی۔ یہ زبان، عربی، فارسی، ترکی اور مختلف ہندوستانی زبانوں سے مل کر بنی جس کی وجہ سے یہ ایک منفرد اور متنوع زبان بن گئی ہے۔

باہمی رابطے کی زبان کے طور پر اردو کا کردار

کیا آپ جانتے ہیں؟

اردو کو پاکستان کی قومی زبان کے طور پر اختیار کیا گیا۔ باہمی رابطے کی زبان کے طور پر اردو مختلف لسانی گروہوں کے درمیان رابطے اور سمجھ بوجھ کو فروغ دیتی ہے جس سے قومی اتحاد کو تقویت ملتی ہے۔ یہ حکومتی امور، تعلیم اور میڈیا میں استعمال ہونے والی ایسی زبان ہے جو تعامل اور انضمام کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔ تاہم اردو کے فروغ کے ساتھ علاقائی زبانوں کے تحفظ کو یقینی بنانا بھی ضروری ہے تاکہ شمولیت اور لسانی تنوع کا احترام کیا جاسکے۔

میڈیا اور مواصلات

قومی میڈیا خصوصاً ایک میڈیا پاکستان میں زبان کے استعمال اور انضمام پر نمایاں اثر ڈالتا ہے۔ قومی میڈیا بنیادی طور پر اردو کا استعمال کرتا ہے جو معلومات اور ثقافتی مواد کو وسیع پیمانے پر عوام تک پہنچانے میں مدد دیتا ہے اور ایک متحدہ قومی شناخت کو فروغ دیتا ہے۔ تاہم علاقائی میڈیا کے ذرائع جو مقامی زبانوں میں نشریات کرتے ہیں ثقافتی تنوع کو برقرار رکھنے اور یہ یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ تمام آوازیں سنی جائیں۔

لوک کہانیاں

لوک کہانیاں ان روایتی عقائد، رسوم و رواج، کہانیوں، گیتوں اور روایات کو کہا جاتا ہے جو ایک کمیونٹی میں نسل در نسل زبانی طور پر منتقل ہوتی ہیں۔ اس میں ثقافت کے اظہار کی بہت سی اقسام شامل ہیں جن میں افسانے، داستانیں، پریوں کی کہانیاں، محاورے اور لوک کہ قص شامل ہیں جو مجموعی طور پر لوگوں کی اقدار،

تاریخ اور شناخت کی عکاسی کرتے ہیں۔

لوک کہانیاں علم کا ذخیرہ فراہم کرتی ہیں اور تسلسل اور ثقافتی ورثے کا احساس دیتی ہیں۔ ان کہانیوں میں اکثر مافوق الفطرت عناصر شامل ہوتے ہیں اور آفاقی موضوعات جیسے محبت، بہادری، اخلاقیات اور انسانیت کی حالت کو بیان کرتی ہیں جو کمیونٹی کے سماجی اور ثقافتی تانے بانے قائم رکھنے کے لیے بصیرت فراہم کرتی ہیں۔

لوک کہانیوں کی ابتدا اور ارتقاء

پاکستان میں لوک کہانیوں کی جڑیں بہت قدیم ہیں اور یہ اس خطے کی ثقافتی اور تاریخی حقائق کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ پاکستان کے مختلف نسلی گروہوں کی زبانی روایات صدیوں سے قائم ہیں۔ یہ روایات کہانیوں، افسانوں، داستانوں، محاوروں اور گیتوں کی وسیع اقسام پر مشتمل ہیں جو نسل در نسل منتقل ہوتی رہی ہیں۔ پاکستانی لوک کہانیوں کے ارتقاء پر ہندوستانی، آریائی اور ایرانی افسانوں کا گہرا اثر ہے۔

تاریخی پس منظر

پاکستان میں لوک کہانیاں قدیم تہذیبوں سے شروع ہوئی ہیں جیسے موہنجوداڑو کی تہذیب۔ وقت کے ساتھ ساتھ مختلف ثقافتوں جیسے آریائیوں، فارسیوں، یونانیوں، عربوں، ترکوں اور افغانوں کی آمد نے مقامی لوک کہانیوں پر اثر ڈالا اور مختلف ثقافتی عناصر ان کہانیوں کا حصہ بنتے گئے۔

موضوعات اور کردار

پاکستانی لوک کہانیوں کے عام موضوعات میں محبت، بہادری، وفاداری اور مافوق الفطرت عناصر شامل ہیں جیسے پریاں، جنات، بزرگ اور ہیر و ز جو معاشرے کی اقدار اور عقائد کی عکاسی کرتے ہیں۔

علاقائی تغیرات

پاکستان کے ہر صوبے کی اپنی منفرد لوک کہانیاں ہیں۔ مثلاً پنجابی لوک کہانیاں محبت اور بہادری کی کہانیوں سے بھری ہوئی ہیں، جیسے ہیرا پھجا اور سوہنی مہینوال کی محبت بھری کہانیاں۔ سندھی لوک کہانیوں میں شاہ عبداللطیف بھٹائی کی مشہور کہانیاں شامل ہیں جبکہ پشتو لوک کہانیوں میں جنگجوؤں اور سرداروں کی بہادری کی نظمیں شامل ہیں۔ بلوچ لوک کہانیاں عموماً بہادری اور عزت کے موضوعات پر مرکوز ہوتی ہیں۔

پاکستان کی مشہور لوک کہانیاں

پنجاب کی مشہور لوک کہانیوں میں ہیرا پھجا، سوہنی مہینوال اور مرزا صاحبان شامل ہیں۔ سندھ کی مشہور کہانیوں میں سسی پنوں، عمر ماروی اور مول رانوش شامل ہیں۔ خیبر پختونخواہ سے مشہور کہانیاں آدم خان اور درخان، یوسف خان اور شیر بانو ہیں جبکہ بلوچستان کی مشہور کہانیوں میں ہانی اور شہ مرید، گوہر اور بیو شامل ہیں۔ گلگت بلتستان میں شہری بدھت اور نانگا پربت کے پر اسرار پہاڑوں اور پریوں کی کہانیاں مشہور ہیں۔ آزاد جموں و کشمیر کی مشہور کہانیوں میں راجہ رسالو اور ہمال اور نگرانی کی کہانیاں شامل ہیں۔



ڈراما ادب کی ایک اہم صنف ہے جو اداکاروں کے ذریعے اسٹیج یا سکرین پر پیش کیا جاتا ہے۔ ڈرامے میں مکالمے اور اداکاری کے ذریعے کہانی بیان کی جاتی ہے یا کوئی پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ یہ ایک مرتب کردہ بیانیے کے ذریعے تنازعات اور جذبات کی نمائندگی کرتا ہے اور اکثر انسانی تعلقات، سماجی مسائل، اور وجودی سوالات جیسے موضوعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ ڈراما ٹھگین اور مزاحیہ کہانیوں سے لے کر تاریخی اور معاصر ڈراموں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ ہر انداز انسانی تجربات کے متعلق ایک منفرد نکتہ نظر پیش کرتا ہے۔ اپنی متحرک نوعیت کے باعث ڈراما ناظرین کو اپنے حصار میں لے لیتا جذباتی رد عمل پیدا کرتا اور زندگی اور معاشرت کے مختلف پہلوؤں پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔

ڈرامے کا ارتقاء

پاکستان میں ڈرامے کی تاریخ بہت پرانی ہے جو قدیم دور سے سٹریٹ تھیٹر اور لوک پر فارمنس کی روایت سے شروع ہوئی۔ جدید دور میں پاکستانی مائیں موضوعات کا احاطہ کرتا ہے جو ملک کے ثقافتی تنوع کی عکاسی کرتے ہیں۔ آج کل پاکستانی ڈراما ایک مقبول تفریحی صنف ہے جس کی کامیابی میں کئی باصلاحیت اداکار اور ہدایت کار اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ڈرامے کی صنعت مسلسل ترقی کر رہی ہے اور اس میں جدت پیدا ہو رہی ہے جو مقامی اور بین الاقوامی سطح پر ناظرین کو محفوظ کرنے کا باعث ہے۔ پاکستان میں ڈرامے کے ارتقاء پر مقامی روایات اور غیر ملکی اثرات دونوں کا اثر پڑا ہے۔

ابتدائی اثرات

پاکستان میں ڈرامے کی روایت کو کلاسیکی سنسکرت تھیٹر اور فارسی اور عربی کہانیوں کی روایات سے جوڑا جاسکتا ہے جو مسلم فاتحین کے ذریعے اس خطے میں آئیں۔ مغلیہ دور کے شاہی درباروں میں اکثر ڈرامائی پر فارمنسز ہوتی تھیں جن میں فارسی اور مقامی عناصر کا امتزاج ہوتا تھا۔ برطانوی نوآبادیاتی دور نے برصغیر میں مغربی طرز کے تھیٹر کو متعارف کرایا۔ انگریزی ڈرامے پیش کیے گئے اور مقامی مصنفین نے مغربی ڈرامائی تکنیکوں کو مقامی موضوعات اور بیانیوں کے ساتھ آزمانا شروع کیا۔

1947 کے بعد کی ترقی

1947 کے بعد ڈرامے کی صنعت نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔ 1964 میں پاکستان ٹیلی ویژن (PTV) کے قیام نے ڈرامے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کیا۔ مشہور مصنفین جیسے اشفاق احمد، بانو قدسیہ، اے حمید اور انور مقصود ابھرے، جنہوں نے ایسے شاندار ڈرامے تخلیق کیے جو سماجی مسائل، ثقافتی ورثے اور معاصر چیلنجز کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان عظیم مصنفین کے علاوہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور تھیٹر کے لیے شاندار کام تخلیق کرنے والے مصنفین کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔

آج کل پاکستانی ڈرامہ اپنے شاندار معیار کے لیے مشہور ہے جس میں ٹیلی ویژن ڈرامے خاص طور پر مقبول ہیں جو اکثر سماجی مسائل جیسے جنسی تفریق،

خاندانی تعلقات اور سیاسی معاملات کو اجاگر کرتے ہیں۔ لاہور اور کراچی جیسے بڑے شہروں کے تھیمز بھی اس متحرک ڈرامے کے منظر نامے میں حصہ ڈالتے ہیں جہاں کلاسیکی ڈراموں سے لے کر جدید دور تک کی پرکار منسز پیش کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف اسٹیج شو اور پرکار منسز ثقافت کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

علاقائی ثقافتیں اور قومی اتحاد

پاکستان کا ثقافتی تنوع اس کی تاریخ اور مختلف نسلی اکائیوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ پاکستان کی ہر اہم علاقائی ثقافت، پشتون، بلوچ، پنجابی، سندھی اور دیگر کی اپنی مخصوص روایات، زبانیں اور بولیاں ہیں۔ اگرچہ یہ تغیر ملک میں موجود منفرد شناختوں کو اجاگر کرتے ہیں لیکن جب انہیں سراہا جاتا ہے تو یہ ایک مشترکہ تعلق اور اتحاد کے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بئی میلہ پاکستان کے سب سے قدیم ثقافتی تہواروں میں سے ایک ہے جس کی ابتدا پانچ سو سال قبل ہوئی۔ یہ تہوار ہر سال بلوچستان کے شہر بئی میں منعقد ہوتا ہے۔ تاریخی طور پر یہ ایک عظیم قبائلی اجتماع ہوتا تھا جہاں قبائلی سردار تنازعات حل کرتے اور باہمی دلچسپی کے معاملات پر بات چیت کرتے تھے۔ آج کے دور میں بئی میلہ ایک اہم ثقافتی تقریب بن چکا ہے جو بلوچستان کے بھرپور ورثے کا عکاس ہے۔

ثقافتی تہوار اور تقریبات

علاقائی تہواروں جیسے پنجاب میں جشن بہاراں، سندھ میں لال شہباز قلندر کا عرس، پشتونوں کا موسم بہار کا تہوار اور بلوچستان میں بئی میلہ منانا قومی اتحاد کو فروغ دیتا ہے۔ یہ تہوار مختلف علاقوں کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مشترکہ ثقافتی ورثے کا احساس پیدا کرتے ہیں جس سے باہمی ہم آہنگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

زبان و ادب

اردو کے ساتھ ساتھ علاقائی زبانوں میں ادب اور میڈیا کو فروغ دینا باہمی احترام اور سمجھ بوجھ کو بڑھا سکتا ہے۔ مختلف علاقوں کی ادبی شخصیات جیسے بلھے شاہ، شاہ عبداللطیف بھٹائی، خوشحال خان خٹک، اور مست توکلی کے متعلق پروگراموں کا انعقاد ملک کے ادبی تنوع کی عکاسی کرتا ہے۔

علاقائی تعاون

علاقائی ثقافتی تبادلوں اور تعاون کو فروغ دینا باہمی خلا کو پُر کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ بین الصوبائی دوروں، طالب علموں کے تبادلے اور مشترکہ ثقافتی منصوبوں کو فروغ دینے والے پروگرام اتحاد اور مشترکہ شناخت کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

گلوبلائزیشن اور پاکستانی سماج اور ثقافت پر اثرات

گلوبلائزیشن یا عالمگیریت نے معیشت سے لے کر سماجی روایات تک پاکستانی معاشرت اور ثقافت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں جس کا اثر زندگی کے کئی پہلوؤں پر پڑا ہے۔ گلوبلائزیشن نے مارکیٹوں کو کھولا ہے جس سے ترقی اور معاشی خوشحالی کو فروغ ملا ہے۔ معیشت نے غیر ملکی سرمایہ کاری، تجارتی امکانات اور



دیگر مارکیٹوں تک آسان رسائی کے باعث ترقی کی ہے۔ عالمی ثقافتی ورثے تک رسائی نے ایک بھرپور ثقافتی منظر نامہ تخلیق کیا ہے اور تنوع کے لیے احترام میں اضافہ کیا ہے۔

عالمی سطح پر قابل رسائی میڈیا، فیشن، موسیقی اور کھانا پکانے کی ثقافت نے ثقافتی افق کو وسیع کیا ہے اور تخلیقی اظہار کو نیا رنگ دیا ہے۔ گلوبلائزیشن نے سماجی تحریکوں کو فروغ دیا ہے جن میں بہتر تعلیم، جنسی مساوات اور انسانی حقوق کا شعور شامل ہیں۔ معلومات

تک رسائی اور رابطے نے لوگوں کو اصلاحات اور سماجی انصاف کے لیے آواز اٹھانے کی اجازت دی ہے۔

مزید برآں مواصلات اور ٹیکنالوجی میں ترقی نے پاکستان کو عالمی کمیونٹی سے جوڑ دیا ہے جس سے معلومات کے تبادلے، تخلیقی صلاحیتوں اور ٹیم ورک کو فروغ ملا ہے۔ سماجی تحریکیں اور ثقافتی مکالمہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے متحرک ہوئے ہیں۔

ان فوائد کے ساتھ ساتھ گلوبلائزیشن کے پاکستانی معاشرے اور ثقافت پر منفی اثرات بھی مرتب ہوئے ہیں۔ گلوبلائزیشن نے معیشت کے لیے مشکلات پیدا کی ہیں جن میں مقامی کاروباروں کے لیے زیادہ مقابلہ، غیر ملکی مصنوعات پر انحصار اور عالمی معاشی تبدیلیوں کے لیے حساسیت شامل ہیں۔ ثقافتی نقطہ نظر سے مقامی روایات اور اقدار پر عالمی ثقافتوں کا غلبہ ہونے کا خطرہ موجود ہے۔ مقامی ثقافتیں ماند پڑ سکتی ہیں اور ثقافتی شناخت ضائع ہو سکتی ہے۔ مغربی صارفین کا طرز زندگی معاشرتی عدم مساوات اور تصادم پیدا کر سکتا ہے۔ مزید برآں، موجودہ سماجی تفاوتوں میں ڈیجیٹل تقسیم اور ٹیکنالوجی تک غیر مساوی رسائی اضافہ کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ، جعلی معلومات (Fake News) کا پھیلاؤ اور سائبر خطرات کے مسائل بھی بڑھ گئے ہیں۔

سماجی حرکیات (Social Stratification) اور پاکستان کی ترقی

پاکستانی معاشرے کی ترقی پر مختلف سماجی حرکیات کا گہرا اثر پڑا ہے جن میں خواتین کا مقام، جاگیرداری اور قبائلی نظام شامل ہیں۔ آئیے ان پر ایک ایک کر کے نظر ڈالتے ہیں۔

پاکستانی معاشرے میں خواتین کا مقام

ثقافتی اور سماجی سیاسی عوامل نے پاکستان میں خواتین کے مقام کو تشکیل دیا ہے۔ تاریخی طور پر روایتی رسوم و رواج سے متاثر ہو کر خواتین کا کردار بیشتر گھریلو کاموں تک محدود رہا۔ سماجی توقعات نے خواتین کے کردار کو ماں اور گھریلو خاتون کے طور پر دیکھا جس سے ان کی نقل و حرکت اور عوامی زندگی میں شرکت محدود ہو گئی۔ دیہی علاقوں میں لڑکیوں کے لیے تعلیمی مواقع بہت کم تھے جس کی وجہ سے خواتین میں ناخواندگی کی شرح زیادہ تھی۔

ان مشکلات کے باوجود خواتین نے اپنے خاندانوں اور معاشروں میں اہم کردار ادا کیا، ثقافتی روایات کو برقرار رکھا اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیا۔ پچھلے چند برسوں میں خواتین کی تعلیم اور ملازمت میں نمایاں ترقی دیکھنے میں آئی ہے۔ لڑکیوں کے لیے تعلیم تک بہتر رسائی کی بدولت خواندگی کی شرح میں اضافہ اور ورک فورس میں ان کی شرکت بڑھ گئی ہے۔ آج خواتین سیاست، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور کاروبار سبھی میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے حکومت نے خواتین کے تحفظ (قوانین میں ترمیم) ایکٹ 2006 نافذ کیا جو خواتین کے حقوق کا دفاع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کام کی جگہ پر خواتین کی ہر اسانی کے خلاف تحفظ ایکٹ 2010 ایک اور کوشش ہے جس کا مقصد خواتین کے کام کرنے کے حالات کو بہتر بنانا ہے۔

ان اقدامات کے باوجود پاکستان میں خواتین اب بھی بڑے چیلنجز کا سامنا کر رہی ہیں جیسے کہ صنفی بنیاد پر تشدد، محدود نقل و حرکت، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور مالی وسائل تک محدود رسائی۔ خواتین کے لیے مواقع اب بھی بہت حد تک قدیم معاشرتی تصورات پر منحصر ہیں۔

پاکستان میں جاگیر داری

پاکستان میں جاگیر داری کا آغاز نوآبادیاتی دور میں ہوا جب برطانوی حکام نے وفاداروں کو انعام دینے کے لیے بڑے زرعی اراضی کے رقبے بنائے۔ ان زمینوں نے مضبوط زمینداروں کی ایک کلاس تشکیل دی جو دیہی معاشروں پر قابض ہو گئی۔

جاگیرداروں کے پاس اکثر بہت زیادہ سیاسی اور سماجی طاقت ہوتی ہے اس لیے وہ مقامی حکومت کو کنٹرول کرتے ہیں اور قومی پالیسیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ سماجی نظام کی درجہ بندی برقرار رہی کیونکہ کسانوں کے پاس بہت کم حقوق ہوتے ہیں اور زمیندار حکومت کرتے ہیں۔

جاگیر داری نے معاشی عدم مساوات کو جنم دیا ہے کیونکہ زمین سے محروم کسان اپنی زندگی گزارنے کے لیے زمینداروں پر انحصار کرتے ہیں۔ اس نظام نے دیہی علاقوں میں غربت کو برقرار رکھا ہے اور اقتصادی نقل و حرکت کو محدود کر دیا ہے۔

جاگیر داری رسوم کو چیلنج کرنے اور زمین کی تقسیم کی کوششیں کی گئی ہیں۔ اگرچہ ان کی عملداری غیر مستحکم رہی اور اکثر طاقتور زمینداروں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کیا پھر بھی زمین کے اصلاحاتی پروگرام اپنائے گئے۔ ان میں ۱۹۵۹ میں ایوب خان کی زرعی اصلاحات اور ۱۹۷۲ میں ذوالفقار علی بھٹو کی زرعی اصلاحات قابل ذکر ہیں۔

پاکستان میں قبائلیت

قبائلیت اس سماجی تنظیم اور ثقافتی عمل کو کہا جاتا ہے جو قبائلی وابستگیوں اور وفاداریوں پر مبنی ہوتا ہے۔ اس طرح کے نظام میں افراد کی شناخت اور سماجی حیثیت ان کے قبیلے کی رکنیت سے جڑی ہوتی ہے جو اکثر نسب، خاندان اور مشترکہ ورثے پر مبنی ہوتی ہے۔ خیر پختونخواہ اور بلوچستان کے مختلف حصوں میں آج بھی قبائلی نظام کے ذریعے حکومت کی جاتی ہے۔

عام طور پر روایتی رہنماؤں یا سرداروں کی قیادت میں قبائل مقامی اصولوں کے تحت چلتے ہیں جو سماجی نظم کو برقرار رکھتے ہیں اور تنازعات کو حل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ نظام کبھی کبھار قومی قانونی نظام سے متصادم ہو سکتا ہے حالانکہ یہ استحکام اور کیونہی کی ہم آہنگی کی ضمانت ثابت ہو سکتا ہے۔ قبائلی شناخت اپنے

ارکان میں یکجہتی اور تعلق کا مضبوط احساس پیدا کرتی ہے۔ تاہم یہ قبائلی جھگڑوں کا سبب بھی بن سکتا ہے اور قومی یکجہتی کی کوششوں میں رکاوٹ ڈال سکتا ہے۔ قبائلی علاقوں کو قومی قانونی اور سیاسی نظام میں ضم کرنا اب بھی ایک آسان کام نہیں۔ گہری جڑیں پکڑی ہوئی قبائلی وابستگیاں ریاستی حکمرانی اور خدمات کو قبائلی علاقوں تک پہنچانے کی کوششوں کو مقبول نہیں ہونے دیتیں۔

سماجی درجہ بندی

سماجی درجہ بندی معاشرے میں افراد اور گروہوں کی ترتیب ہے جو آمدنی، طاقت، تعلیم اور سماجی سطح جیسے عوامل سے متعین ہوتی ہے۔ یہ مختلف سماجی سطہیں تخلیق کرتی ہے جو لوگوں کے سماجی تعلقات، مواقع، اور طرز زندگی کو متعین کرتی ہیں۔

سوسائٹی میں کئی سطہیں ہوتی ہیں اور ہر سطح ایک خاص سماجی و اقتصادی طبقے سے تعلق رکھتی ہے۔ اعلیٰ سماجی طبقے کے افراد کو سیاسی اثر و رسوخ، تعلیم، اور دولت تک زیادہ رسائی حاصل ہوتی ہے، جب کہ نچلے طبقوں کے افراد کو ان وسائل تک رسائی کم ہوتی ہے۔ یہ تفریق طبقات کے درمیان جد بندی کرتی ہے جس سے سماجی تفریق پیدا ہوتی ہے۔

سماجی درجہ بندی سماجی پیمانے پر ترقی کرنے کی صلاحیت کی اجازت بھی دیتی ہے۔ ثقافتی سرمائے اور غیر مالی وسائل جیسے تعلیم، ذہانت، بول چال کا انداز، شخصیت کی کشش اور سماجی نقل و حرکت اور حیثیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

سماجی درجہ بندی سماجی ناہمواری کا سبب بنتی ہے جو اقتصادی ناہمواری، تعلیم، صحت کی سہولتوں، اور سیاسی مواقع تک رسائی پر اثر ڈالتی ہے۔ اعلیٰ سماجی طبقے کے افراد کو اکثر سیاسی طاقت زیادہ حاصل ہوتی ہے، جو فیصلوں اور پالیسیوں کو اپنے حق میں ڈھالنے کا سبب بنتی ہے۔ یہ سماجی و اقتصادی تناؤ اور تنازعات کا باعث بن سکتا ہے جو سماجی ہم آہنگی اور استحکام کو متاثر کرتا ہے۔

سماجی تفاوت کو دور کرنے کے لیے جامع پالیسیوں کی ضرورت ہے تاکہ مساوی مواقع، صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم تک رسائی، اور شمولیتی اقتصادی ترقی کو یقینی بنایا جاسکے، جس سے ایک زیادہ منصفانہ اور ہم آہنگ معاشرہ قائم ہو سکے۔

پاکستان میں صوفی سلسلے اور ان کے اثرات

پاکستانی معاشرت اور ثقافت پر صوفی سلسلوں کا گہرا اثر رہا ہے۔ ان سلسلوں کو "طریقت" بھی کہا جاتا ہے جو روحانی ترقی، اللہ سے وفاداری اور اندرونی پاکیزگی کی تلاش پر زور دیتے ہیں۔ پاکستان کے سب سے مشہور صوفی سلسلے قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی ہیں۔ یہ سلسلے اس علاقے میں گہری جڑیں رکھتے ہیں جنہوں نے برصغیر میں اسلام کے ارتقاء پر بہت اثر ڈالا ہے۔ ان سلسلوں نے اسلامی روایات کے فروغ، مذہبی ہم آہنگی کی حوصلہ افزائی اور مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنی طرف مائل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

قادری سلسلہ

قادری سلسلہ سب سے قدیم اور پھیلنے والے صوفی سلسلوں میں سے ایک ہے جس کی بنیاد شیخ عبدالقادر جیلانی نے 12 ویں صدی میں بغداد میں رکھی۔ قادری سلسلہ شریعت، اسلامی قانون کی پابندی اور روحانی پاکیزگی کی تلاش پر زور دیتا ہے جو تزکیہ یعنی اندرونی صفائی اور تصوف کی روحانی مشقوں کے



اصولوں پر مبنی ہے۔ یہ سلسلہ اپنی شمولیت اور عاجزی، سخاوت، اور وفاداری کی اقدار پر زور دینے کے لیے جانا جاتا ہے۔ پاکستان میں قادری سلسلہ خاص طور پر صوفی بزرگوں کے اثرات کی وجہ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

چشتی سلسلہ

چشتی سلسلہ جس کی بنیاد خواجہ معین الدین چشتی نے 12 ویں صدی میں رکھی، محبت اور رواداری پر زور دینے کے لیے مشہور ہے۔ چشتی سلسلہ عشق حقیقی یعنی اللہ سے محبت کے تصور کو فروغ دیتا ہے اور خدا کی رضا کے لیے انسانیت کی خدمت کرنے پر زور دیتا ہے۔

چشتی سلسلے کے پیروکار روحانی بلندی کے حصول کے لیے محفل سماع میں شرکت کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ سادگی کو اپنانے اور مادیت کو ترک کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ پاکستان میں چشتی سلسلے کا گہرا اثر ہے اور ان کے بزرگوں کی تعلیمات لاکھوں عقیدت مندوں کو متاثر کرتی ہیں۔

نقشبندی سلسلہ

نقشبندی سلسلہ جس کی بنیاد بہاء الدین نقشبند نے 14 ویں صدی میں وسطی ایشیا میں رکھی اسلامی اصولوں کی سختی سے پیروی اور خاموش ذکر کے لیے جانا جاتا ہے۔ دوسرے صوفی سلسلوں کے برعکس جو عموماً زبانی ذکر پر زور دیتے ہیں، نقشبندی سلسلہ خاموشی سے مراقبہ اور داخلی تجزیے کی مشق کرتا ہے جو دل کے ذریعے اللہ سے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے اور روحانی زندگی اور دنیاوی ذمہ داریوں کے درمیان توازن قائم کرنے پر زور دیتا ہے۔ پاکستان میں نقشبندی سلسلے کے پیروکار خاص طور پر شہری علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

سہروردی سلسلہ

سہروردی سلسلے کی بنیاد ابو نجیب سہروردی نے 12 ویں صدی میں رکھی اور بعد میں ان کے بھتیجے شہاب الدین سہروردی نے اسے مقبول بنایا۔ یہ سلسلہ صوفی تصوف کے عناصر کو علمی مشقوں اور سماجی مصروفیت کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شریعت کی پابندی، ذہنی نشوونما اور سماجی خدمت پر زور دیتا ہے۔ سہروردی سلسلے کی تعلیمات روح کو پاک کرنے کے لیے سخت روحانی مشقوں اور معاشرت کی بہتری کے لیے علم کے استعمال پر زور دیتی ہیں۔ پاکستان میں سہروردی سلسلہ بہاء الدین ذکر یا جیسے اہم صوفی بزرگوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے جن کا مکتبہ روحانی اور ثقافتی مرکز کے طور پر کام کرتا ہے۔

صوفی تعلیمات کے مشترکہ اصول

اگرچہ مختلف صوفی سلسلوں کی خصوصیات مختلف ہیں لیکن کچھ مشترکہ اصول ہیں جو ان کے پیروکاروں کو بہتر انسان بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ اہم اصول درج ذیل ہیں:

- صوفی تعلیمات اللہ تعالیٰ سے شدید محبت اور وفاداری پر زور دیتی ہیں جو اکثر عشق حقیقی کے طور پر بیان کی جاتی ہے۔ یہ اصول پیروکاروں کو اللہ تعالیٰ سے براہ راست اور ذاتی تعلق قائم کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جو مراقبہ، دعاؤں اور اسمائے حسنیٰ کے ذکر کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔

• تصوف دل اور روح کو دنیاوی خواہشات اور گناہوں سے پاک کرنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اس عمل کو تزکیہ کہا جاتا ہے جس میں روحانی مشقیں جیسے روزہ رکھنا، صدقہ دینا اور اللہ کا ذکر کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

• صوفی تعلیمات کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ تمام موجودات کے ساتھ محبت اور ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ یہ اصول رواداری، مہربانی، اور انسانیت کی خدمت کو فروغ دیتا ہے جو صوفی عقیدے کی عکاسی کرتا ہے کہ تمام مخلوقات میں وحدت ہے۔

• صوفی عمل کا مرکزی اصول روحانی رہنما (مرشد) اور مرید کے درمیان تعلق ہے۔ مرشد مرید کو روحانی ہدایت فراہم کرتا ہے تاکہ وہ روحانی علم اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

پاکستانی معاشرت اور ثقافت پر صوفی سلسلوں کا اثر

روحانی اثرات کے ساتھ ساتھ صوفی سلسلوں نے پاکستانی ثقافت اور معاشرت پر بھی گہرا اثر ڈالا ہے۔ اس اثر کے کچھ اہم پہلو درج ذیل ہیں:

• صوفی بزرگوں کی وفات کے دن موقع پر منعقد ہونے والی سالانہ عرس کی تقریبات پاکستان میں اہم ثقافتی تہوار ہیں۔ لاہور میں داتا گنج بخش کا عرس اور سیہون میں لال شہباز قلندر کا عرس لاکھوں عقیدت مندوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں۔ عرس میں عموماً قوالی اور شاعری پیش کی جاتی ہے۔ یہ اجتماعات سماجی اور روحانی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔



• بابا بلھے شاہ، شاہ عبداللطیف بھٹائی، اور خواجہ غلام فرید جیسے بزرگوں کی صوفی شاعری پاکستانی ادبی ورثے کا ایک اہم حصہ ہے۔ ان شاعروں نے مقامی زبانوں اور بولیوں کا استعمال کرتے ہوئے تصوف کی تعلیمات کو بیان کیا جس سے یہ وسیع تر عوام کے لیے قابل رسائی ہو گئیں۔ ان کی شاعری آج بھی مختلف علاقوں کے لوگوں کو متاثر کرتی ہے۔

• قوالی پاکستانی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے۔ مشہور قوال جیسے عزیز میاں، نصرت فتح علی خان اور صابری برادران نے اس صنف کو عالمی سطح پر مقبول بنایا۔ صوفی مکتبوں میں قوالی کی محفلیں روحانیت کی بلندی اور اجتماعی عبادت کا ذریعہ ہوتی ہیں۔

• صوفی تعلیمات کا جامع اور عالمگیر پیغام پاکستان میں سماجی ہم آہنگی اور اتحاد کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صوفی مکتبے مختلف مذہبی اور نسلی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے کھلے ہوتے ہیں جو صوفی اصول "عالمی بھائی چارے" کی عکاسی کرتے ہیں۔

بہت سے پاکستانی روزمرہ زندگی میں صوفی اقدار سے متاثر ہوتے ہیں۔ پیر و کاروں کی روحانی زندگی ذکر، سماجی خدمت اور صدقہ جیسے عوامل پر انحصار کرتی ہے جو ایک پُر امن معاشرے کے اخلاقی تانے بانے کو تشکیل دینے میں مدد دیتے ہیں۔

- ثقافتی عناصر جیسے زبان، مذہب، فن، اور روایات معاشرے میں ثقافتی تنوع کے فروغ اور اس میں تبدیلی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔
- علاقائی تہواروں اور روایات کا جشن منانا مختلف گروہوں کے درمیان شمولیت اور باہمی احترام کو فروغ دیتا ہے۔
- پاکستان میں بولی جانے والی مختلف زبانیں اور بولیاں اس کے بھرپور ثقافتی ورثے کی عکاسی کرتی ہیں۔
- اردو ایک مشترکہ رابطہ زبان کے طور پر قومی یکجہتی کو فروغ دیتی ہے جبکہ علاقائی زبانیں مقامی شناختوں اور ثقافتی تنوع کو محفوظ رکھتی ہیں۔
- پاکستانی لوک کہانیاں قدیم روایات سے وابستہ ہیں اور ہر علاقے کی منفرد رسوم، افسانوں، اور کہانیوں پر مشتمل ہیں۔
- پاکستان میں ڈرامہ کلاسیکی اثرات سے لے کر جدید تشریحات تک ترقی کر چکا ہے جو سماجی روایات اور ثقافتی اظہار پر گہرے اثرات ڈالتا ہے۔
- علاقائی ثقافتیں قومی اتحاد میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، جو مشترکہ ثقافتی ورثے کو فروغ دیتی ہیں۔
- گلوبلائزیشن نے پاکستانی معاشرے کو نہ صرف مواقع فراہم کیے ہیں بلکہ ان سے چیلنجز کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے۔ یہ اقتصادی ترقی، ثقافتی تبادلوں، اور سماجی روایات پر اثر انداز ہوئی ہے۔
- خواتین کا مقام، جاگیرداری اور قبائلیت نے پاکستانی معاشرت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔
- خواتین کی تعلیم اور ملازمت کی فراہمی، جاگیرداری کے چیلنجز اور قبائلیت کی ثقافتی اہمیت ملک کی سماجی ترقی کے اہم عوامل ہیں۔
- قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی جیسے صوفی سلسلوں نے پاکستانی روحانیت اور ثقافت پر گہرا اثر ڈالا ہے۔
- محبت، ہمدردی اور روحانی رہنمائی کے مشترکہ اصول ان سلسلوں کو ایک مربوط روحانی اکائی بننے میں مدد دیتے ہیں جو سماجی ہم آہنگی اور ثقافتی ورثے کو فروغ دیتے ہیں۔

درج ذیل سوالات کے جوابات الف، ب، ج یا د میں سے منتخب کر کے دیں۔

1۔ درج ذیل میں سے کون سا ثقافتی عنصر سب سے زیادہ براہ راست معاشرتی ثقافتی تنوع کو فروغ دے سکتا ہے؟

(الف) یکساں زبان کی پالیسی

(ب) علاقائی تہواروں کا جشن

(ج) مرکزیت پر مبنی تعلیمی نظام

(د) قومی کھیلوں کے مقابلے

2۔ علاقائی تہوار ثقافتی تنوع پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟

(الف) یہ مقامی روایات اور رسومات کو اجاگر کرتے ہیں اور ان کا جشن مناتے ہیں۔

(ب) یہ مختلف علاقوں میں یکسانیت کو فروغ دیتے ہیں۔

(ج) یہ روایتی فنون کے استعمال کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔

(د) یہ صرف قومی تاریخ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

3۔ پاکستان میں اردو کا قومی اتحاد کے حوالے سے کیا کردار ہے؟

(الف) یہ مختلف علاقوں کے درمیان تقسیم پیدا کرتی ہے۔

(ب) یہ بڑے شہروں کے باہر شاذ و نادر ہی بولی جاتی ہے۔

(ج) یہ تمام علاقائی زبانوں کی جگہ لیتی ہے۔

(د) یہ ایک متحد کرنے والی رابطہ زبان کے طور پر کام کرتی ہے۔

4۔ ہیرا رنجھائی کہانی پاکستان کی ثقافت کے کس پہلو کی مثال ہے؟

(الف) جدید ڈرامہ

(ب) لوک کہانیاں

(ج) اقتصادی پالیسی

(د) سائنسی دریافت

5۔ درج ذیل میں سے کون سا عمل پاکستان کی ثقافت پر گلوبلائزیشن کے اثرات کو بہترین طور پر بیان کرتا ہے؟

(الف) مقامی ثقافتوں کا ہم آہنگ ہونا

(ب) عالمی اثرات سے مکمل طور پر الگ تھلگ ہونا

(ج) عالمی عناصر کا مقامی روایات کے ساتھ انضمام

(د) قدیم زبانوں کا بغیر تبدیلی کے تحفظ

6۔ علاقائی ثقافتیں پاکستان میں قومی یکجہتی میں کس طرح حصہ ڈالتی ہیں؟

(الف) ایک ثقافتی شناخت کو نافذ کر کے

(ب) مشترکہ ثقافتی ورثے کو فروغ دے کر

(ج) مقامی روایات کو نظر انداز کر کے

(د) قومی علامات کو مسترد کر کے

7۔ سماجی درجہ بندی کی ایک بنیادی خصوصیت کیا ہے؟

(الف) وسائل کی مساوی تقسیم

(ب) افراد اور گروہوں کی درجہ بندی

(ج) یکساں سماجی حیثیت

(د) سماجی طبقات کا فقدان

8۔ سماجی درجہ بندی سماجی ناہمواری کا سبب کس طرح بنتی ہے؟

(الف) سب کو یکساں مواقع فراہم کر کے

(ب) اقتصادی اور سماجی تفاوت پیدا کر کے

(ج) دولت کی مساوی تقسیم کو یقینی بنا کر

(د) طبقاتی امتیاز کو ختم کر کے

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1۔ علاقائی تہوار پاکستان کے ثقافتی تنوع میں کس طرح حصہ اپناتا ہے؟

2۔ گلوبلائزیشن نے پاکستانی معاشرت پر کس طرح اثر ڈالا ہے؟

3۔ جاگیر داری نے پاکستان کے دیہی سماجی ڈھانچے پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں؟

4۔ سماجی درجہ بندی کیا ہے؟

5۔ پاکستان میں اہم صوفی روحانی سلسلوں کے دو مشترکہ اصول کیا ہیں؟

درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے دیں۔

1۔ پاکستانی معاشرت میں ثقافتی تنوع کے فروغ یا تبدیلی پر مختلف ثقافتی عناصر اور اجزاء کے اثرات پر بحث کریں۔ اپنے تجزیے کے حق میں مثالیں فراہم کریں۔

2۔ پاکستان کی ادبی تاریخ میں لوک کہانیاں اور ڈرامے کی ابتدا اور ارتقاء کا تجزیہ کریں۔ ان فنون لطیفہ نے پاکستانی ثقافت پر کیا اثرات مرتب کیے؟

3۔ قومی یکجہتی کے لیے علاقائی ثقافتوں کے کردار کا جائزہ لیں۔

4۔ خواتین کے مقام، جاگیر داری اور قبائلیت کے حوالے سے پاکستانی معاشرے کے ارتقاء کا تجزیہ کریں۔

5۔ سماجی درجہ بندی کی خصوصیات اور کلیدی تصورات کا تجزیہ کریں۔ سماجی درجہ بندی کس طرح سماجی ناہمواری کا سبب بنتی ہے؟

موازنہ اور تضاد

پاکستان کی دو مختلف علاقائی ثقافتوں کا انتخاب کریں۔ ہر علاقے کے ثقافتی عناصر کی تحقیق کریں، جن میں زبان، روایات، تہوار، موسیقی اور کھانے شامل ہیں۔ یہ تجزیہ کریں کہ ہر ثقافت پاکستان کی وسیع تر قومی شناخت اور یکجہتی میں کس طرح حصہ ڈالتی ہے۔ ان ثقافتوں کو قومی ثقافت کے ساتھ انضمام میں کون سے چیلنجز درپیش ہیں، اور یہ قوم کی ثقافتی تنوع میں کیا فوائد لاتے ہیں۔

وقت کے ساتھ تعلق

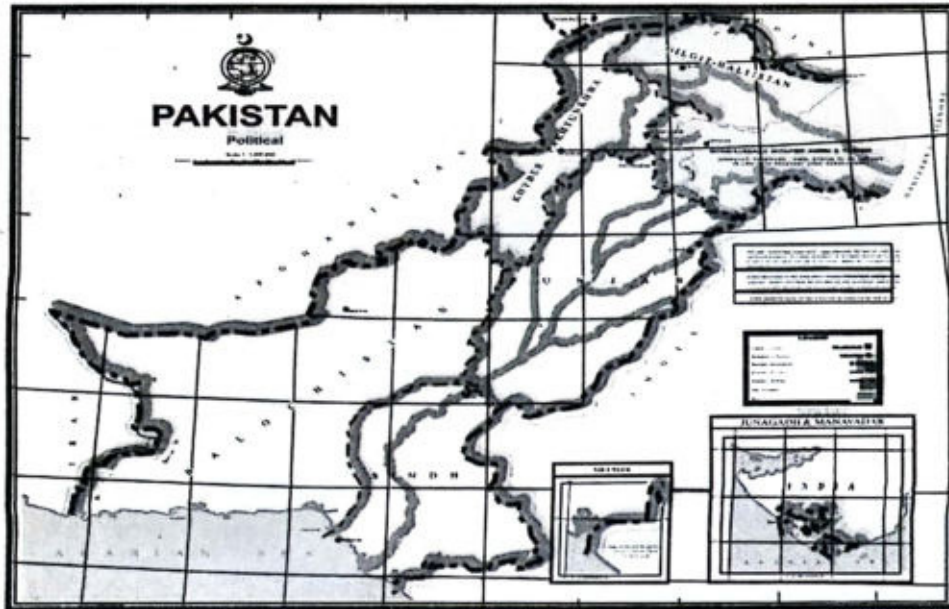
پاکستان کی تاریخ سے ایک مخصوص ثقافتی رسم کا انتخاب کریں۔ یہ ایک روایتی تہوار، فن کا کوئی مخصوص انداز، زبان، یا سماجی رسم ہو سکتی ہے۔ منتخب کردہ ثقافتی رسم کی ابتدا اور تاریخی تناظر میں اس کی اہمیت کا مطالعہ کریں۔ یہ دیکھیں کہ ماضی میں اسے کس طرح انجام دیا جاتا تھا اور معاشرے میں اس کا کیا کردار تھا۔ یہ تحقیق کریں کہ یہ ثقافتی رسم وقت کے ساتھ کس طرح بدلتی ہے اور آج کے پاکستان میں اس کی کیا اہمیت ہے۔ آج کے دور میں اسے کس طرح اپنایا جا رہا ہے، اس میں کون سے تبدیلیاں آئی ہیں، اور اس کے معاصر معاشرت پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

پراجیکٹ

چھوٹے گروپوں میں کام کریں اور پاکستان کے کسی مخصوص علاقے کو منتخب کریں۔ منتخب علاقوں میں پنجاب، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان، اور آزاد جموں و کشمیر شامل ہو سکتے ہیں۔ منتخب علاقے پر تحقیق کریں، ثقافتی عناصر، تاریخی پس منظر، معاصر اہمیت، اور قومی یکجہتی میں اس کا حصہ شامل کریں۔ یہ تجزیہ کریں کہ اس علاقے کی ثقافت پاکستان کی قومی شناخت اور یکجہتی میں کس طرح حصہ ڈالتی ہے۔ ہر گروپ ایک مکمل پیشکش تیار کرے گا اور اسے کلاس کے ساتھ شیئر کرے گا۔

پیشگی مشق

پاکستان کے درج ذیل نقشے میں، پاکستان کے مختلف حصوں میں بولی جانے والی زبانوں کے نام لکھیں۔



ثقافتی تنوع: ایک معاشرے میں مختلف ثقافتی یا نسلی گروپوں کا وجود۔ یہ مختلف کیونٹریز کے درمیان زبان، روایات، رسم و رواج، اور عقائد میں فرق کو شامل کرتا ہے۔

رابطہ زبان: ایک عام زبان جو مختلف مادری زبانوں والے افراد کے درمیان رابطے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ پاکستان میں اردو رابطہ زبان کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

لوک کہانیاں: روایتی عقائد، رسوم و رواج، کہانیاں، گیت، اور افعال جو ایک کیونٹی میں نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔ لوک کہانیاں ایک گروہ کے ثقافتی ورثے اور اقدار کی عکاسی کرتی ہیں۔

ڈراما: ادب کی ایک صنف جو اداکاروں کے ذریعے اسٹیج یا ٹی وی پر پیش کرنے کے لیے تیار کی جاتی ہے، جس میں مکالمے اور عمل کے ذریعے کہانی یا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔

جاگیر داری: ایک سماجی نظام جو دیہی علاقوں میں رائج ہے، جہاں زمین مالکان ان کسانوں پر اختیار رکھتے ہیں جو زمین پر کام کرتے ہیں۔ یہ سماجی ڈھانچوں اور اقتصادی تفریق کو پیدا کرتا ہے۔

قبائلیت: ایک سماجی تنظیم جو قبائل یا خاندانوں پر مبنی ہوتی ہے، جہاں اپنے گروہ کے ساتھ وفاداری کو اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ قبائلیت میں مضبوط خاندانی تعلقات اور روایتی حکومتی نظام ہوتے ہیں۔

سماجی درجہ بندی: معاشرے میں افراد اور گروہوں کی درجہ بندی جو دولت، طاقت، تعلیم اور سماجی حیثیت جیسے عوامل پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ الگ الگ سماجی طبقات اور ناہمواری کو پیدا کرتی ہے۔

عالمی کاری: دنیا بھر میں افراد، کمپنیوں اور حکومتوں کے درمیان بڑھتی ہوئی باہمی تعلقات اور تعامل کا عمل، جو عموماً ثقافتی تبادلے، اقتصادی انضمام اور سماجی تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے۔

صوفی سلسلے: روحانی گروہ جو تصوف پر توجہ مرکوز کرتے ہیں اور خدا تک پہنچنے کی براہ راست اور ذاتی تلاش پر زور دیتے ہیں۔ یہ عموماً اندرونی پاکیزگی، وفاداری اور عالمگیر محبت پر زور دیتے ہیں۔

قومی یکجہتی: ایک قوم کے اندر مختلف گروپوں کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی پیدا کرنے کا عمل، جو مشترکہ قومی شناخت اور مقصد کو فروغ دیتا ہے۔

قوالی: موسیقی کی ایک قسم جو تصوف سے جڑی ہوتی ہے اور جس میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

سماجی ناہمواری: وسائل، مواقع اور مراعات کی غیر مساوی تقسیم جو سماج میں افراد اور گروہوں کے درمیان ہوتی ہے، جو اکثر سماجی درجہ بندی کے نتیجے میں عمل میں آتی ہے۔